وہ دن یاد آ گیا کہ جب تک دونوں نے شعور نہ پایا، صادقہ رابعہ کی چوتھی میں نہ گئی۔

دیکھ لو تین چار برس کے اندر اندر کیا سے کیا ہو گیا۔ برا نہ ماننا، تم قیامت تک بھی اپنے بچوں کو اس طرح نہ پالو گے جس طرح صادقہ اپنے بچوں کو پال گئی۔ خدا کی قسم، عطر کی بھری ہوئی شیشیاں کھڑے کھڑے حمید نے غارت کی ہیں۔ تقدیر کی خبر نہ تھی کہ صادقہ کی اولا دیوں برباد ہو گی۔ میں نے تو دیکھا نہیں مگر دادا جان ذکر کیا کرتے تھے کہ غدر (جنگ آزادی ۱۸۵۷ء) سے پہلے اس مکان پر ہاتھی جھولتا تھا۔ آج جا کر دیکھو تو بے کنڈی کا ایک کواڑ چڑھا ہوا ہے اور چکنی مٹی کی ایک دیوار چنی ہوئی ہے۔

بڑے نواب کی آنکھ کا بند ہونا تھا کہ گھر بھر میں جھاڑ پھر گئی۔ میں نے اپنی آنکھ سے مسعود کے بیاہ میں دیکھا ہے کہ صادقہ کی ساس کو گنگا جمنی پنکھے جھلے جا رہے تھے۔ لونڈیاں اور مامائیں گوندنی کی طرح زیور میں لدی ہوئی تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے کچھ ایسا زمانہ پلٹا کہ آج پانی پینے کا کٹورہ بھی نہ رہا۔ مٹکے میں آٹا برکت، بقچی میں کپڑے، اللہ کا نام۔ بدن میں طاقت نہیں، ہاتھ پاؤں میں سکت نہیں۔ چلنے پھرنے سے مجبور، دیکھنے سے معذور۔ آنکھیں تھیں تو ایک آدھ کرتہ، دو ایک ٹوپیاں کرا لیتی تھیں، اب اتنی بھی نہیں۔ پڑوس کا حق سمجھو، خدا کا خوف جانو، ہاتھ پاؤں کی خیرات کہو، چچی جان تین روپیہ مہینہ دیتی ہیں، بس یہ کل کائنات ہے۔

اس میں کیا آپ کھائیں، کیا بچوں کو کھلائیں۔ تین روپیہ چار دم، ایک لڑکی کا ساتھ، کیا کریں کیا نہ کریں، تین روپیہ مہینہ کا تو سوکھا اناج چاہیے۔ جو جو کچھ آتا تھا، سب ہی کر چکی۔ چکیاں پیسیں، سلائیاں کیں۔ ہاں اتنی بات رہ گئی کہ در در ہاتھ نہیں پھیلایا۔

صادقہ کے بچے کسی غیر کے بچے نہیں، تمہاری مری ہوئی بہن کی نشانی ہیں۔ شاباش تمہاری ہمت پر دیس میں بیٹھے راج کرو اور صادقہ کے بچے دو دو دانے کو محتاج ہوں۔ دلی میں آ کر دیکھو، شہر میں کیا نام بدنام ہو رہا ہے۔ آخر برس دو برس میں اپنے ہاں کی نہیں، سسرال کی شادیوں میں تو آؤ گے۔ لڑکی کا بیاہ سر پر آ رہا ہے یا یہ بھی وہیں کر لو گے؟ اپنے پرائے، کنبہ محلّہ میل ملاپ، جان پہچان تمام دنیا جنم میں تھوک رہی ہے، کس کا منہ چپ کراؤ گے۔

بڑے بھائی اس لائق ہوتے تو تم سے کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ بے چارے آپ ہی اپنی پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ نوکری چھوٹی، چوری ہوئی، مقدمہ ہارے۔ چار روپیہ مکان کے آجاتے تھے، وہ بھی نہ رہے۔ اندر کا دالان ہوا ہو گیا تھا، ایک ہی چھینٹے میں اڑا اڑا کر آن پڑا۔ اس کے ساتھ ہی لمبی کوٹھڑی بھی بیٹھ گئی۔ اتنا بھی پاس نہیں کہ اینٹیں اور ملبہ ہی ہٹوا دیں۔ چار سو روپیہ کے قرض دار بیٹھے ہیں۔